شوقِ مدینہ

23-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

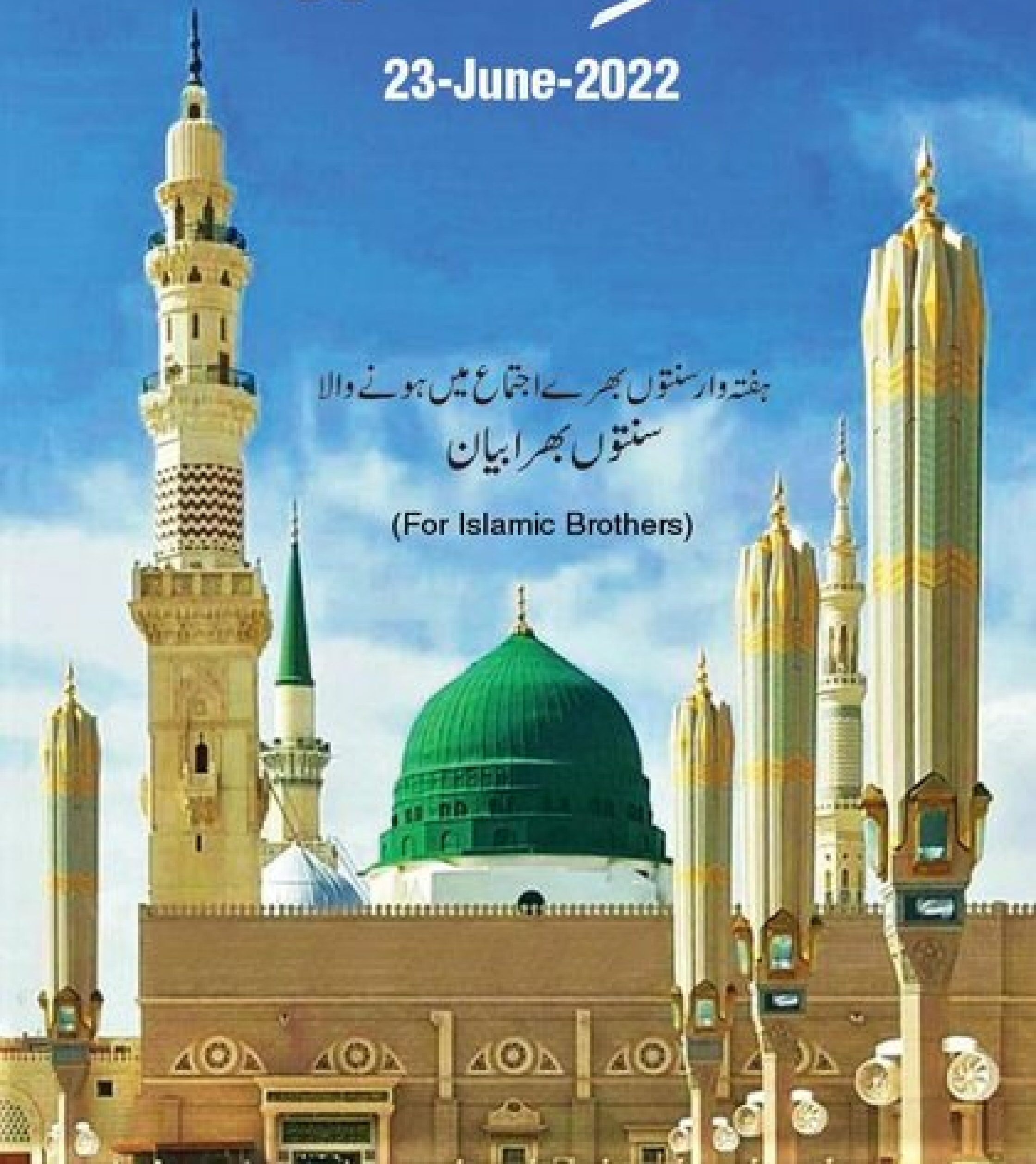

23جون،2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

شوقِ مدینہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...بخشش کا پروانہ مل گیا
- ...اُمّت پر کرم نوازی
- ...مدینۂ پاک کی حاضری کے لئے جلدی کرو!
- ...شَفاعَت واجب ہو گئی...!
- ...ایمان مدینے کی طرف سِمَٹ جائے گا

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

مشہور صحابیِ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر سلام عَرض کرے، اللہ پاک اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جو مجھ تک اس کا سلام بھی پہنچائے گا اور دُنیا و آخرت کے کاموں میں اُس کی کفایت بھی کرے گا اور قیامت کے دن میں (سلام پیش کرنے والے) کی شفاعت بھی کروں گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! بہت ہی عظیم سَعادت ہے کہ بندے کو مدینۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کا موقع نصیب ہو ❁ جس پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں ❁ جن کی محبت دلوں میں سجائے رکھتے ہیں ❁ جن کی شَفاعت کی اُمّید باندھے ہوئے ہیں ❁ ان آقا کریم، رَؤُفٌ رَّحیم صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُر نور کی زیارت کا شَرف نصیب ہو ❁ سنہری جالیاں ہوں ❁ ہاتھ باندھ کر ❁ سر جُھکا کر ❁ دل میں یادِ مصطفےٰ سجا کر ❁ آنسو بہاتے ہوئے ❁ تڑپ تڑپ کر اپنے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاک دربار میں سلامِ عقیدت پیش کر رہے ہوں، یقین کیجئے! یہ سَعادت مل جانا ہی بہت بڑا اِنعام ہے، جس

---

1 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی، جلد:2، صفحہ:218، حدیث:1583 ملتقطاً۔

خوش نصیب کو زندگی میں ایک بار بھی یہ موقع نصیب ہو جائے، یقیناً وہ مقدر کا سِکَنْدَر ہے۔ لیکن قربان جائیے! کریم کا کرم رُکتا نہیں ہے، جو کرم والے ہوتے ہیں ان کا کرم مَحْدُود نہیں ہوتا۔ ایک تو یہی سَعادت بہت بڑی ہے کہ بندے کو وہاں حاضری کا موقع نصیب ہو جائے، سلام عَرْض کرنے کی سَعادت مل جائے، اس کے ساتھ ساتھ سعادَت پانے والے پر مزید کرم یہ بھی ہوتا ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اللہ پاک اس بندے کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اس کا سلام بھی عَرْض کرتا ہے اور سلام عَرْض کرنے والے کے دُنیوی اور اُخروی کاموں میں کِفایَت بھی کرتا ہے، یہاں تک بَس نہیں، اس پر مزید کرم بالائے کرم یہ ہوتا ہے کہ سَرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت اس (سلام عرض کرنے والے) کو شفاعت سے بھی نوازیں گے۔

عَجَب کرم شہِ والا تبار کرتے ہیں
کہ نااُمّیدوں کو اُمّید وار کرتے ہیں
مجھے فَسُردَگیٔ بخت کا اَلَم کیا ہو
وہ ایک دَم میں خِزاں کو بہار کرتے ہیں
جو خوش نصیب یہاں خاکِ دَر پہ بیٹھتے ہیں
جلوسِ مَسندِ شاہی سے عار کرتے ہیں[1]

وضاحت: ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کرم نوازیاں بھی کمال ہیں کہ نااُمّیدوں کو اُمّید عطا فرماتے ہیں۔ مجھے بد قسمتی کا غم کیوں ہو، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک دَم میں خزاں کو بہار (یعنی بُری قسمت کو بھلی) کر دیتے ہیں، وہ خوش نصیب جن کو خاکِ مدینہ پر بیٹھنا نصیب ہو جائے، وہ بادشاہوں کے تخت کو خاطِر میں نہیں لاتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 …ذوقِ نعت، صفحہ:194 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل ترین عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروادیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حج کا پُر بہار موسم جاری و ساری ہے، حج کے اَیّام قریب سے قریب ہوتے جارہے ہیں ❁ خوش نصیب، سَعادت مَند عاشقانِ رسول حج کی سعادت حاصل کریں گے ❁ طَوافِ کعبہ ہو گا ❁ صفا و مروہ کی سَعْی ہو گی ❁ مِنٰی میں حاضری ہو گی ❁ میدانِ عرفات اور مزدلفہ کا قیام ہو گا، یہ ساری سَعادتیں لُوٹنے کے بعد عاشقانِ رسول دِلوں میں عشقِ رسول کے چراغ روشن کئے ❁ آنکھوں میں آنسو لئے ❁ تڑپتے، لرزتے ہوئے ❁ خوشی میں جھومتے ہوئے اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دربارِ عالی شان میں، روضۂ پُرنُور پر حاضری دیں گے، یہ کیسے خوش نصیب (**Lucky**) لوگ ہوں گے کہ جن کو آقائے دو جہاں، سرورِ ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے دَر کی حاضری کا اِذْن عطا فرمایا ہو گا، کاش...! وہ دن بھی آئے، جب ہم گناہ گاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، مدینے سے بُلاوا آئے اور ہم گنہگاروں کو بھی مدینۂ مُنَوَّرَہ میں حاضری کی سَعادت نصیب ہو جائے۔

ہے آرزُو یہ دِل کی ، میں بھی مدینے جاؤں | سلطانِ دوجہاں کو سب حالِ دِل دِکھاؤں

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

کانٹوں ہزار چکر طیبہ کی ہر گلی کے
پھولوں پہ جاں نثاروں، کانٹوں پہ دِل کو واروں
دِیوار و دَر کو چُوموں، قدموں پہ سَر کو رَکھ دُوں
حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے

یُوں ہی گزار دُوں میں اَیّام زِندگی کے
ذَرّوں کو دُوں سلامی ، دَر کی کروں غُلامی
روضے کو دیکھ کر میں روتا رہوں برابر
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار، قادری، رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں اِستِغاثہ پیش کرتے ہیں۔

بُلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بَر مدینے میں
سلامِ شوق کہنا حاجیو! میرا بھی رو رو کر
وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل

میں پھر روتا ہوا آؤں تِرے دَر پر مدینے میں
تمہیں آئے نظر جب روضۂ انور مدینے میں
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں[1]

اللہ کرے ہمیں یہ سَعادت نصیب ہو، مدینے کی حاضری کا اِذْن ملے اور مدینے پاک میں حاضر ہو کر شفاعت کی بھیک مانگنا نصیب ہو جائے، یقین کیجئے! مدینۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری بہت عظیم سَعادت ہے۔

مجرم بلائے آئے ہیں...!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہری دنیا سے پردہ فرمائے ابھی 3 دن گزرے تھے، ایک بدوی (یعنی عرب کا دیہاتی) مزارِ پُر اَنْوار پر حاضر ہوا، اس نے اپنے آپ کو قبرِ مُنَوَّر پر گرا دیا اور مزار کی پُر نُور خاک کو اپنے سر پر ڈالا اور عَرض کیا: یَارَسولَ اللہ صلی اللہ

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:280-282 ملتقطاً۔

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو کچھ آپ نے اللہ پاک سے سنا ہے، وہ ہم نے آپ سے سنا ہے، یَارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پارہ:5، سورۂ نساء:64)	ترجمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس اَعرابی نے عَرض کیا: یَا رسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (یعنی مجھ سے گناہ ہوگیا ہے) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے اِستِغفار (یعنی دعائے مَغفِرَت فرمائیں)۔

سُبْحٰنَ اللہ! آقا کریم، رَءُوفٌ رّحیم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم کے قربان جایئے! اِدھر اَعرابی نے عَرض کیا تھا اُدھر سے قبرِ پُر نور سے آواز آئی: قَدْ غُفِرَ لَكَ تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔[1]

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ | پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے[2]

وضاحت: قرآن پاک میں ہے: جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ اللہ پاک تو خود

1 ... کنزالعمال، کتاب الاذکار، جز:2، جلد:1، صفحہ:166، حدیث:4319۔
2 ... حدائق بخشش، صفحہ:205۔

گنہگاروں کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں بلا رہا ہے اور کریموں کی یہ شان نہیں کہ اپنے در پر بلا کر خالی ہاتھ واپس لوٹا دیں۔

تجھ سے چھپاؤں مُنھ تو کروں کس کے سامنے | کیا اور بھی کسی سے توَقُّع نظر کی ہے[1]

وضاحت: اے حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سے منہ چھپا کر میں کس کے سامنے اپنی حاجات لے کر جاؤں گا، کون میرا سیاہ چہرہ دیکھے گا، آپ کے سوا اس دُنیا میں ہمارا کون ہے؟ جس سے ہم مہربانی اور توجہ کی اُمید رکھیں، جو ہماری خالی جھولیوں کو بھر سکے؟ نہیں آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے۔

بخشش کا پروانہ مل گیا

اسی طرح کی ایک روایت علّامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے **عُیُوْنُ الحِکایات** میں بھی نقل کی ہے: حضرت محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں روضۂ مصطفٰے صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حاضر تھا، میں نے دیکھا! ایک اَعرابی (یعنی عرب کے دیہات کا رہنے والا) (Villager of Arab) حاضرِ دربار ہوا اور حضورِ انور، شافعِ مَحْشَر، محبوبِ رَبِّ اَکبَر صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کَس پناہ میں عَرض کیا: یا رسولَ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ پر جو سچی کتاب نازل فرمائی، اس میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پارہ:5، سورۂ نساء:64)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:226۔

قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس اَعرابی نے یہ آیت پڑھنے کے بعد عَرض کیا: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے آپ کے دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفِیع (یعنی شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول اعرابی رونے لگا اور اس کی زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ	فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ	فِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جن کا مبارک وجود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اس کی عمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطر ہو گئے۔ میری جان فدا ہو اس قبرِ انور پر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آرام فرما ہیں، جس میں پاک دَامنی، سَخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک روتے ہوئے ان اشعار کی تکرار کرتا رہا پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوا اَشک بار آنکھوں سے رخصت ہو گیا، حضرت محمد بن حَرْب ہِلَالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے شرف یاب ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا: اِلْحَقِ الرَّجُلَ فَبَشِّرْہُ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَہٗ بِشَفَاعَتِی یعنی اس اَعرابی سے ملو اور اسے خوشخبری سنا دو کہ اللہ پاک نے میری شفاعت کی برکت سے تیری مَغفِرَت فرما دی ہے۔[1]

سرگُزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے	کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

1 ... عیون الحکایات، جلد:2، صفحہ:308۔

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے | کس کے دامن میں چھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر[1]

اُمّت کے حق میں اب بھی کرم فرماتے ہیں

سُبْحٰنَ الله! اے عاشقانِ رسول! ان دونوں واقعات پر غور کیجئے! ان سے واضح پتہ چلتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی اُمَّت سے کتنی محبت فرماتے ہیں ❁ کتنے رحیم ہیں ❁ کتنے کریم ہیں ❁ ذرا سوچئے تو سہی! جب ہمارے آقا صَلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم دُنیا میں تشریف لائے، تب بھی رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا ❁ جب تک دُنیا میں تشریف فرما رہے، اُمّت کے غم میں غمگین رہا کرتے تھے ❁ جب ظاہِری دُنیا سے پردہ فرمایا، تب بھی رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی آپ کی زبان پر تھا ❁ اور اب جب کہ مزار مبارک میں تشریف فرما ہیں، الحمدللہ! اب بھی حیات ہیں ❁ کرم بھی فرماتے ہیں ❁ گنہگاروں کی بخشش بھی کرواتے ہیں ❁ شفاعت بھی فرماتے ہیں ❁ اُمّت کے حالات سے آگاہ بھی ہیں اور بگڑیاں بھی بناتے ہیں۔

جن کا نہ بھاؤ کوئی دُنیا میں پوچھتا ہو | سینے سے ان کو آقا اپنے لگا رہے ہیں
اُمّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ | خوابوں میں آرہے ہیں، بگڑی بنا رہے ہیں[2]

امامِ اہلسنت، امامِ عشق و محبت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی کمال کیا، آپ لکھتے ہیں:

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں | ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غَفر کی ہے[3]

---

1 ...ذوق نعت، صفحہ:133-134 ملتقطاً۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:298۔
3 ...حدائق بخشش، صفحہ:209۔

وضاحت: آسمان کے چاند کی مختلف منزلیں (Stages) ہیں، ان میں سے ایک منزل کا نام غَفْر ہے ۔جب چاند منزلِ غَفْر میں ہوتا ہے، اس وقت کو بہت مبارک سمجھا جاتا ہے، اعلیٰ حضرت اسی جانِب اشارہ کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ یہ چاند جو آسمان پر نکلتا ہے، یہ تو کبھی کبھی منزلِ غَفْر میں ہوتا ہے لیکن ماہِ طیبہ، سلطانِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بات ہی الگ ہے، یہ وہ مبارک چاند ہیں جو ہر وقت ہی منزلِ غَفْر میں ہوتے ہیں، ان کی ہر منزل منزلِ غَفْر ہے، دنیا میں ہوں، تب بھی غَفُور (یعنی بخشوانے والے) ہیں، مزار میں تشریف فرما ہوں، تب بھی غَفُور ہیں اور آخرت میں جب میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، تب بھی بخشوائیں گے اور اللہ پاک کی عطا سے شفاعت فرماکر اپنے غلاموں کو جنّت میں پہنچائیں گے۔

دُنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں | ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غَفْر کی ہے

آیا ہوں جَآءُوْكَ سُن کر

پیارے اسلامی بھائیو! کاش صد کروڑ کاش...! ہمیں بھی موقع نصیب ہو، ہم بھی مدینۂ مُنَوَّرہ حاضر ہوں، گنبدِ خضرا کے سائے میں سنہری جالیوں کے سامنے سر جھکا کر، ہاتھ باندھ کر دربارِ رسالت میں شَفاعت کی بھیک مانگیں۔ ہم بھی عَرض کریں: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! گناہوں میں لتھڑا ہوا، سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبا ہوا، آپ کا غلام حاضرِ دربار ہے، بخشش کی خیرات مانگتا ہے۔

میں کر کے ستم اپنی جاں پر | قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر
آیا ہوں بہت شرمندہ سا | سرکار توجہ فرمائیں، سرکار توجہ فرمائیں

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یارسولَ اللہ! میں آپ سے شَفاعت کی بھیک مانگتا ہوں۔

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللہ

یارسولَ اللہ! میں آپ سے شَفاعت کی بھیک مانگتا ہوں۔

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللہ

یارسولَ اللہ! میں آپ سے شَفاعت کی بھیک مانگتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینۂ پاک کی حاضِری کے لئے جلدی کرو!

پیارے اسلامی بھائیو! جو آیتِ کریمہ ہم نے دونوں واقعات میں سُنی کہ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پارہ:5، سورۂ نساء:64)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت کریمہ میں ہمیں گناہوں کی بخشش اور مَغفِرَت کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے کہ جب بندہ گناہ کر بیٹھے تو اسے چاہئے کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو جائے، بارگاہِ مصطفٰے میں حاضر ہو کر توبہ بھی کرے، اللہ پاک سے مَغفِرَت کا سوال کرے اور اس کے ساتھ ساتھ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم بھی اس گناہ گار کے لئے دعائے مَغفِرَت فرمائیں تو

ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا پائیں گے۔

اس سے پتا چلا! مدینۂ مُنَوَّرہ میں روضۂ مصطفےٰ کے سامنے حاضر ہو جانے سے مَغفِرَت کی بھیک ملتی ہے۔

ایک آیت میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:133)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو۔

اعلیٰ حضرت کے والد محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس جگہ بہت ایمان افروز مدنی پھول دیا ہے، آپ کے فرمان کا خُلاصہ (**Summary**) ہے کہ ان دونوں آیتوں کو ملا دیجئے! پہلی آیت میں اللہ پاک نے یہ بتایا ہے کہ مدینۂ مُنَوَّرہ میں حاضر ہونے، وہاں توبہ کرنے سے، رسولِ اکرم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کی بَرَکت سے مَغفرت ملتی ہے، دوسری آیت میں رَبِّ کریم فرماتا ہے: رَبّ کی مَغفِرَت کی طرف جلدی جلدی دوڑ کر پہنچو، ان دونوں آیتوں کو ملانے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ قرآن ہمیں یہ تعلیم دے رہا ہے: اے گناہ گار بندو! اے محبوب کے اُمّتیو! اے عاشقانِ رسول! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہو، بالکل دیر مت لگاؤ! نہایت جلدی سے اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچ جاؤ! کہ وہاں تمہیں مغفرت کی خیرات ملے گی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِری کے لئے جلدی کرنا قرآنی آیات کا مطلوب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِری کے لئے جلدی کریں، جتنی جلدی ہو سکے

---

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، صفحہ:204۔

وہاں پہنچنے کی کوشش کریں، جنہیں اللہ پاک نے استطاعت بخشی ہے، جو وہاں پہنچ سکتے ہیں، وہ تو مدینۂ پاک حاضری میں بالکل سستی نہ کریں، جب بھی موقع ملے، حاضر ہو جایا کریں اور جن کے پاس استطاعت نہیں ہے، جن کے پاس مال و دولت نہیں، ظاہِری اسباب نہیں ہیں، انہیں بھی چاہیئے کہ حاضرئ مدینہ کا شوق بڑھائیں، حاضرئ طیبہ کے لئے تڑپا کریں، رویا کریں، دُعائیں مانگا کریں، طلب سچی ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بگڑی سنور ہی جائے گی۔

آہ! پلّے زَر نہیں رَختِ سفر سَرور نہیں | تُم بُلالو تُم بُلانے پر ہو قادِر یا نبی!
کس طرح تسکین دُوں گا میں دِلِ غمگین کو | رَہ گیا گر حَاضِری سے میں جو قاصِر یا نبی!
آپ ہی اسباب آقا پھر مُہَیّا کیجئے | پھر دِکھا دیجے مدینے کے مَناظِر یا نبی![1]

مدینہ شریف کی حاضری قریب بہ واجب ہے

فرمانِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خلاصہ ہے: سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُرنُور پر حاضری اور وہاں کی خاک کو بوسہ دینے کی سَعادت سب مستحبات سے اعظم اور اہم بلکہ قریب بہ واجب ہے۔[2]

فرشتے استقبال کرتے ہیں

جذبُ القلوب میں شیخِ محقق عَلّامہ عبدالحق محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جب کوئی مسلمان زیارت کی نیت سے مدینۂ مُنَوَّرَہ آتا ہے تو فرشتے رحمت کے تحفوں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔[3]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:376-377 ملتقطاً۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:9، صفحہ:538 مفہوماً۔
3 ...جذب القلوب، صفحہ:211۔

لاکھوں قُدسی ہیں کام خدمت پر | لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں[1]

وضاحت: یعنی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کے لئے لاکھوں فرشتے حاضِر رہتے ہیں اور لاکھوں فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ پُر نور کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔

شفاعت واجب ہو گئی...!

سُنَن دارِ قطنی میں روایت ہے: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے پھول صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[2]

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے[3]

وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اسی چوکھٹ پر عمر گزار دو، اگر قسمت میں یہیں موت نصیب ہو گئی تو خوش خبری ہے کہ طیبہ میں مرنا سیدھا جنت کا راستہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت 2 ایمان افروز مدنی پھول ذکر فرمائے ہیں، آیئے ان کا خلاصہ سنتے ہیں:

ایمان کی حفاظت کا ایک پختہ ذریعہ

مدنی پھول: 1 یہاں ایک سوال ذہن میں اٹھتا ہے، وہ یہ کہ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شَفَاعَتِی لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی یعنی میری شفاعت میری اُمَّت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔[4] اور ایک روایت میں یہ بھی

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 100۔
2 ...سُنَن دارِ قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، جلد: 1، صفحہ: 217، حدیث: 2669۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 222۔
4 ...ابوداوٗد، کتاب السنة، باب فی الشفاعة، صفحہ: 746، حدیث: 4739۔

ہے کہ جب تک میں اپنے ہر اُمَّتی کو جہنّم سے نکال کر جنت میں داخل نہ کروالُوں، اس وقت تک میں راضی نہ ہوں گا۔[1]

ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ ہر گناہ گار مسلمان کے لئے شفاعت ہے، جب ہر گناہ گار کے لئے شفاعت ہے، چاہے اس نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری دی ہو یا نہ دی ہو تو روضۂ پُرنور کی زیارت کرنے والے کی کیا خصوصیت ہوئی؟ اب **جواب** سنئے: بعض علما نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو عام گناہ گار ہیں، جنہوں نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری نہیں دی، ان کے لئے عمومی شفاعت ہو گی لیکن جنہوں نے مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری دی ہے، ان کے لئے خصوصی شفاعت ہو گی، میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے ان کی حفاظت کی جائے گی، ان کا جنت میں بے حساب داخلہ ہو جائے گا، وہ جنت میں بلند درجات پائیں گے، ان کو اللہ پاک کا خصوصی دیدار نصیب ہو گا۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا ایک اور ایمان افروز جواب لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ دیکھئے! شفاعت کس کو ملے گی؟ صرف مسلمان کو ملے گی، کافر شفاعت کا حقدار نہیں ہے۔ اب ذرا غور کیجئے! شفاعت ہر گناہ گار کے لئے ہے لیکن صرف اس کے لئے جو دنیا سے حالتِ ایمان میں جائے گا، اب ہم میں سے کوئی بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے واقف نہیں ہے، اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے، جو گناہ گار ہے ممکن ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب ایمان ہی سے محروم ہو جائے، دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس کا ایمان چھن جائے، اگر ایسا ہوا تو ظاہِر ہے اس کو شفاعت نصیب نہیں ہو گی، وہ ساری زندگی شفاعت پر اُمید رکھے رہا لیکن اب حالتِ ایمان میں دنیا سے نہیں گیا تو اب وہ شفاعت سے محروم ہو جائے گا لیکن آقا عَلَیْہِ السَّلَام مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضر ہو کر روضۂ پرنور کی

1 ... سبل الہدی، الباب الثانی عشر، جلد:2، صفحہ:272۔

زیارت کرنے والے کے لئے بشارت دیتے ہیں: وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

واجِب ہونے کا معنٰی ہے: ضرور مل کر رہے گی۔ مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اب حدیثِ پاک کا یہ مطلب بنے گا کہ جس نے حالتِ ایمان میں روضۂ پُرنُور کی زیارت کر لی، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ کریم کے محبوب، ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کے ایمان کی حفاظت بھی فرمائیں گے اور اس کو شفاعت ضرور مل کر رہے گی۔[1]

محشر میں حساب آہ! میں دے ہی نہ سکوں گا	رحمت نہ ہوئی ہو گا جہنّم میں ٹھکانا
فرمائیں گے جس وقت غلاموں کی شفاعت	میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بھلانا
فرما کے شفاعت مری اے شافِعِ محشر	دوزخ سے بچا کر مجھے جنّت میں بسانا

شفاعتِ مصطفےٰ! مرحبا...! مرحبا...!!

مدنی پھول 2: اے عاشقانِ رسول! اس حدیث پاک میں ایک اور ایمان افروز مدنی پھول ہے، وہ یہ کہ میدانِ محشر میں شفاعت بہت سارے لوگ کریں گے۔ ❁ شفاعتِ کبریٰ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا خاصہ ہے یعنی ابتداً شفاعت کا دروازہ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی کھولیں گے ❁ اس کے بعد دیگر انبیا کرام عَلَیہِمُ السَّلَام بھی شفاعت کریں گے ❁ فرشتے بھی شفاعت کریں گے ❁ علماء بھی شفاعت کریں گے ❁ شُہَدا بھی شفاعت کریں گے ❁ حاجی بھی شفاعت کریں گے ❁ با عمل حافِظ بھی شفاعت کریں گے۔

---

1 ...جواہر البیان فی اسرار الارکان، صفحہ: 205، 206 ملتقطاً۔

لیکن مدینۂ منورہ حاضِری دینے والے کی شان ہی نرالی ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَہُ شَفَاعَتِی یعنی جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (1)

یہاں لفظ شَفَاعَتِی ہے، اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ روضۂ پاک کی زیارت کرنے والے کی شفاعت علماء نہیں کریں گے، فرشتے نہیں کریں گے، شُہَدا نہیں کریں گے، حاجی یا حافظ نہیں کریں گے بلکہ اس کی شفاعت خُود تاجدارِ انبیاء، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی بڑی سَعادت ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خود شفاعت فرمائیں کیونکہ شفاعتِ مصطفےٰ کا انداز ہی نرالا ہو گا، اس کا لطف ہی نرالا ہو گا، اس کا ذوق ہی نرالا ہو گا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنَّت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ | قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ (3)

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ آقا و مولا مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم روزِ قیامت میدان محشر میں جب لوگوں کی شفاعت فرمارہے ہوں گے تو آپ کی شفاعت فرمانے کا انداز، اس کا لطف اور اس کا ذوق ایسا نرالا ہو گا کہ وہ لوگ جو بخشے بخشائے ہیں، جنہوں نے گناہ نہیں کئے ہوں گے، جو بغیر حساب کے جنت میں داخلے کے حق دار ہوں گے، جو پرہیز گار ہوں گے، وہ اس ذوق افزا شفاعت کو دیکھ کر حسرت کریں گے کہ کاش! ہمارے پلّے میں بھی گناہ آجائیں اور ہمیں بھی شفاعتِ مصطفےٰ

---

1 ... سنن دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، جلد: 1، صفحہ: 217، حدیث: 2669۔
2 ... جواہر البیان فی اسرار الارکان، صفحہ: 205 ملتقطاً۔
3 ... حدائق بخشش، صفحہ: 134۔

نصیب ہو جائے۔

بہر حال! حدیثِ پاک سے معلوم ہوا جو بندہ روضۂ پُر نُور کی زیارت کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہے،اس کو کسی اور کی نہیں بلکہ خود حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی، سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک نصیب فرمائے۔

نیت صرف زیارتِ اقدس کی ہو

حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا جو میری بارگاہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوا لَا تُعْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ اس کے علاوہ اسے کوئی حاجت نہ ہو(یعنی نہ تجارت کے لئے آیا،نہ کسی اور مقصد کے لئے آیا)صرف اور صرف میری زیارت کے لئے مدینۂ مُنَوَّرَہ پہنچا کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔[1]

روزِ قیامت آقا کریم صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ملے

ایک روایت میں فرمایا: کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جو خاص میری زیارت کے لئے مدینۂ مُنَوَّرَہ پہنچا وہ روزِ قیامت میری جوارِ رحمت میں ہو گا۔[2]

اس حدیثِ پاک کے تحت عُلَما فرماتے ہیں: اس حدیث پر پورا پورا عمل تب ہو گا کہ بندہ مسجدِ نبوی کی بھی نیت نہ کرے بلکہ بندے کو چاہیئے کہ جب مدینۂ مُنَوَّرَہ کی طرف سفر شروع کرے تو صرف و صرف روضۂ پُرنور کی زیارت کی نیت کرے، مسجدِ نبوی شریف میں نمازیں پڑھنے کی سَعادت ضمناً مل جائے گی، مَسْجِدِ قُبا میں نماز پڑھ کر عمرے کا ثواب

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ عبدان، جلد:3، صفحہ:266، حدیث:4546۔

2 ...شُعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، جلد:3، صفحہ:488، حدیث:4152۔

لینے کی سَعادت بھی ضمناً مل ہی جائے گی لیکن اس کی نیت صرف ایک ہی ہو کہ میں روضۂ پُرنور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا | پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہْضَت کدھر کی ہے[1]

وضاحت: یعنی جب مجھ سے پوچھا گیا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو میں نے یہ نہ کہا کہ میں حج کرنے جارہا ہوں، یا کعبے کی زیارت کے لئے جارہا ہوں بلکہ میرا ایک ہی جواب تھا، یہ کہ میں سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ دیار طیبہ شریف جارہا ہوں۔

ایمان مدینے کی طرف سمٹ جائے گا

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا بے شک ایمان مدینے کی طرف سمٹ آتا ہے جیسے سانپ بِل (یعنی سوراخ) کی طرف سمٹ جاتا ہے۔[2]

یہ بڑی ایمان افروز حدیث پاک ہے، علمائے کرام نے اس کے مختلف معنٰی بیان کئے ہیں، ایک معنی تو یہ ہے کہ قربِ قیامت جب دجال نکلے گا تو پوری دنیا میں ایمان بچانے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی، اس وقت ایمان مدینۂ مُنَوَّرہ میں سمٹ جائے گا، مدینے کے علاوہ اہلِ ایمان کہیں نہیں ہوں گے۔

محدثین کرام نے اس کا ایک اور معنی بیان کیا ہے: فرماتے ہیں: ذرا دیکھو! آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے مدینے میں ایمان کے سمٹنے کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دی ہے، یعنی فرمایا کہ جیسے سانپ

---

1 ...حدائق بخشش، صفحہ: 203۔

2 ...بخاری، کتاب فضائل المدینہ، صفحہ: 498، حدیث: 1876۔

اپنے بِل (یعنی سوراخ) میں چلا جاتا ہے، ایسے ہی ایمان مدینے میں چلا جائے گا، ذرا غور کریں! سانپ اپنے بِل سے باہر نکلتا ہے، اپنی ضرورت کی چیزیں لیتا ہے، کھانا وغیرہ اس نے ڈھونڈنا ہوتا ہے، وہ ڈھونڈتا ہے، باہر گھومتے گھومتے اس کے اوپر سورج کی دھوپ پڑتی ہے، گرمی پڑتی ہے، گرد پڑتی ہے جس سے اس کی کھال پرانی پڑ جاتی ہے سال میں کچھ عرصہ وہ ایسے گزارتا ہے کہ وہ چھپ جاتا ہے، باہر نہیں نکلتا، جب اپنا وقت پورا کرنے کے بعد وہ باہر نکلتا ہے تو اس کی کینچلی تبدیل ہو چکی ہوتی ہے، پرانی کھال(**Old Skin**)اتر جاتی ہے، نئی تازہ چمکدار کھال(***Shining Skins***)اس کے اوپر آ جاتی ہے۔

یہی بات حدیثِ پاک میں بتائی گئی کہ جس طرح سانپ جب بِل میں جاتا ہے تو اس کی کھال تازہ اور چمکدار ہو جاتی ہے، ایسے ہی جب بندہ دنیا میں ہوتا ہے، دیگر شہروں میں رہ رہا ہوتا ہے تو اس پر شیطان بھی حملہ آور ہوتا ہے، نفس گناہ بھی کروا دیتا ہے، دنیا داری کی طرف دل مائل بھی ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے ایمان کمزور(***Weak***)پڑنا شروع ہو جاتا ہے، تب ایمان کو دوبارہ سے تازگی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ تازگی کیسے ملتی ہے؟ فرمایا: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ایمان مدینے کی طرف سمٹتا ہے۔ یعنی جب عاشقانِ رسول دنیا میں رہتے ہیں دیگر شہروں میں، اپنے اپنے علاقوں میں رہتے ہیں، وہاں ان کو دنیا داروں سے بھی واسطہ پڑتا ہے، شیطان سے بھی واسطہ پڑتا ہے، نفس بھی گھائل کرتا ہے، اب ان کا ایمان کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے، پھر وہ مدینۂ مُنَوَّرَہ پہنچتے ہیں تو مدینۂ مُنَوَّرَہ کی آب و ہوا ایسی نرالی، ایسی ایمان افروز ہے کہ اس کی برکت سے ایمان کو دوبارہ سے تازگی مل جاتی ہے۔

مدینے کی کھجور سے ایمان کی تازگی

عظیم عاشقِ رسول، حضرت مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مدینۂ مُنَوَّرہ سے بہت محبت کیا کرتے تھے، آپ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی محفل میں اکثر مدینۂ مُنَوَّرہ کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا، اگر کوئی زائرِ مدینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس سے مدینۂ مُنَوَّرہ کے حالات پوچھتے، مدینۂ مُنَوَّرہ کے رہائشی عاشقانِ رسول کی خیریت دریافت کرتے اور اگر کوئی تبرک پیش کرتا تو بڑی خوشی سے قبول فرماتے۔ ایک دفعہ ایک حاجی صاحب مدینۂ مُنَوَّرہ سے واپس آئے، وہ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور حضرت مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیں، اس وقت دورۂ حدیث جاری تھا(یعنی کلاس لگی ہوئی تھی) اور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے، آپ نے مدینۂ مُنَوَّرہ کی کھجوریں تمام طلبا میں تقسیم فرمائیں اور ایک کھجور اپنی داڑھوں کے نیچے دبالی، پھر فرمایا: خرمائے مدینہ (یعنی کھجورِ مدینہ) جب تک گھل گھل کر اندر جاتی رہے گی، ایمان تازہ ہوتا رہے گا۔(1)

ہوائیں آرہی ہیں کوچۂ پُرنورِ جاناں کی | کِھلی جاتی ہیں کلیاں، تازگی دِل کو میسر ہے(2)

سُبْحٰنَ الله! پتا چلا! جو عاشق ہیں، ان کا تو ایمان مدینہ کا نام سن کر بھی تازہ ہو جاتا ہے، عاشقوں کا ایمان مدینہ کی چیزیں دیکھ کر مدینۂ مُنَوَّرہ کے آئے ہوئے تبرکات کو دیکھ کر مدینۂ مُنَوَّرہ کی کھجوریں کھا کر اپنے شہر میں رہ کر بھی ان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے، تو جب وہ

1 ...حیاتِ محدث اعظم پاکستان، صفحہ:155۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:256۔

مدینے پہنچیں گے پھر ایمان کی تازگی کا عالم کیا ہوگا؟۔

مدینے میں مرنے کی خواہش

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں عشقِ مدینہ نصیب فرمائے! مدینۂ منورہ کی یادوں میں تڑپنا چاہیے، حاضریٔ مدینہ کے لئے مچلنا چاہیے، سرزمینِ مدینہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، کیونکہ میں اہلِ مدینہ کی شفاعت فرماؤں گا۔[1]

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا عشق رسول کمال ہے، جب مدینۂ مُنَوَّرَہ حاضری ہوئی، تو آپ نے کچھ بال اور ناخن شریف مدینۂ مُنَوَّرَہ میں دفن کر دیئے اور رسولِ اکرم ،نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عَرض کیا: یَا رَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! مدینۂ پاک میں مرنا تو میرے اختیار میں نہیں ہے، البتہ اپنے جسم کے چند اجزا دفن کر کے جا رہا ہوں کہ ہم غریبوں کے لئے یہی غنیمت ہے۔[2]

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے[3]

وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اسی چوکھٹ پر عمر گزار دو، اگر قسمت میں یہیں موت نصیب ہو گئی تو خوش خبری ہے کہ طیبہ میں مرنا سیدھا جنت کا راستہ ہے۔

اللہ پاک ہمیں عشقِ مدینہ نصیب فرمائے، شوقِ مدینہ نصیب فرمائے، کاش! مدینۂ مُنَوَّرَہ میں بار بار، بار بار حاضری ہو، بالآخر بقیعِ پاک میں 2 گز زمین مل جائے، اللہ پاک ہم

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، صفحہ:879، حدیث:3920۔
2 ...حیاتِ محدث اعظم پاکستان، صفحہ:155۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:222۔

سب کو عشقِ مدینہ، ذوقِ مدینہ، ذکرِ مدینہ، فکرِ مدینہ، یادِ مدینہ کی دولت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ مدینہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! دنیا اور آخرت کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: فجر کے لئے جگانا (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا)۔

اے عاشقانِ رسول! مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ داؤدی ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[1] آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

حاضریٔ مدینہ کی سَعادت مل گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلحمدُ للہ! میں دَعْوتِ اِسْلَامی کے دینی مَاحَول سے وَابَسْتہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی (*Laziness*) کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص **فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے** دینی

---

1 ...طبقات الکبری، ذکر استخلاف عمر، جلد: 3، صفحہ: 263 مفہوماً۔

کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، الحمدللہ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمَل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعَادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعَادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول	ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ!	تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج و عمرہ موبائل اپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی (**Latest Technology**) کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل اپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں ، اِن میں سے ایک اپلی کیشن ہے : **hajj &umrah** (حج و عمرہ)۔

اس اپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ ❁ حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں ❁ اس کے عِلاوہ اس موبائل اپلی کیشن میں حج و عمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین مُقَدَّس مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامل ہیں ❁ اس موبائل اپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (**3D Videos**) کے

ذریعے حج وعمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عمامہ شریف کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ کھڑے ہو کر باندھئے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنئے ❁ جس نے اس کا الٹ کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (یعنی طبیبوں کو دوا کا علم نہیں) ❁ عمامہ باندھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے ایک بھی اچھی نیت نہیں ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا ❁ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے ❁ اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمامے کا شملہ عموماً پُشت (یعنی مبارک پیٹھ) کے پیچھے ہوتا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی

---

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

2 ...مستدرک، کتاب اللباس، جلد: 5، صفحہ: 272، حدیث: 7488۔

دونوں کندھوں کے درمیان 2 شملے ہوتے ✿ بائیں جانب شملہ لٹکانا خلافِ سنّت ہے ✿ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم 4 اُنگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لے کر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ✿ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے ✿ مِرْاٰت شریف میں ہے: عِمامہ کھڑے ہو کر باندھنا سنّت ہے مسجد میں باندھے یا کہیں اور ✿ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ 6 گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نُما ہو۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

پیٹ میں درد ہو رنگ بھی زَرد ہو — آ کے لو صِحّتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا! — آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

---

[1] ... 550 سنتیں اور آداب، صفحہ: 54-56 ملتقطاً۔

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس

---

1 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔
2 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ:125۔
3 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکرِ والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

1 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ...تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔